بسم اللہ الرحمن الرحیم

گدھی کے دودھ والی میڈیسن یا کریم استعمال کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گدھی کے دودھ (Donkey milk) سے مختلف کھائے جانے والی ادویات (medicine)، جیسے معدے اور آنتوں کی اصلاح کے کیپسول، وٹامن سی کے سپلیمنٹس اور قوتِ مدافعت بڑھانے اور کمزوری دور کرنے کے لئے ٹونکس (health tonics) اور گولیوں (health tablets) میں شامل کیا جاتا ہے، یونہی گائے کے دودھ سے الرجی کے شکار بچوں کے لئے یہ میڈیکل فوڈ کے ڈبوں میں دستیاب ہوتا ہے، جیسا کہ یورپ میں عام ہے، کیونکہ اس کی پروٹین ساخت ماں کے دودھ سے نوے فیصد مماثلت رکھتی ہے، ان کے علاوہ اور بھی کھائے جانے والی ادویات (medicine) یا صحت مند خوراک (health food) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یونہی (Donkey milk) سے کاسمیٹک مصنوعات (cosmetic products) بنائی جاتی ہیں، جنہیں ظاہرِ بدن پر استعمال کیا جاتا ہے، جیسے فیس ماسک، نائٹ کریم، چہرے سے کیل مہاسے، جھریاں، داغ دھبے مٹانے، نیز بعض جلدی امراض (skin diseases) کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ گدھی کے دودھ سے بنی، کھائے جانے والی ادویات یا ظاہرِ بدن پر لگائے جانے والی کاسمیٹک مصنوعات کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب

گدھی کا دودھ (Donkey milk) جن مصنوعات (products) میں شامل ہو، ان کا کھانا، ناجائز، حرام و گناہ ہے، خواہ وہ ادویات (medicine)، غذائی اجزاء (Supplements) یا صحت مند خوراک (health food) کی شکل میں ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھے کو حرام قرار دے دیا تھا اور شریعت کا اصول ہے کہ جس جانور کا گوشت کھانا حرام ہے، اس کا دودھ پینا بھی حرام ہے، کیونکہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے، لہذا یہ دودھ جن کھائے جانے والی مصنوعات میں شامل ہوگا، تو ان کا کھانا، ناجائز و گناہ ہوگا، اگرچہ بغرضِ علاج بطورِ دوا ہی کھانا پینا کیوں نہ ہو، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حرام دواؤں کے ذریعہ علاج کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔

سوال :

جن چھوٹے نابالغ بچوں کو ماں یا گائے کے دودھ سے الرجی ہوتی ہے یا کسی مرض میں بتلا ہوتے ہیں، تو کیا نابالغ بچوں کو بھی بغرضِ علاج ایسے دودھ کے اجزاء پر مشتمل فوڈ نہیں کھلایا یا پلایا جا سکتا؟ حالانکہ نابالغ بچے احکامِ شرعیہ کے مکلف نہیں ہوتے۔

جواب:

اس مسئلے کے دیگر حلال و جائز علاج موجود ہیں، لہٰذا وہی استعمال کریں۔ مذکورہ طریقہ اس صورت میں ناجائز ہی رہے گا اور یہ گناہ کھلانے اور پلانے والے پر ہوگا، کیونکہ شریعت نے ہمیں بچوں کو حرام سے بچانے کا حکم دیا ہے، تو جب حرام سے بچانے کے بجائے خود حرام کھلائیں پلائیں گے، تو یہ گناہ کھلانے پلانے والے پر ہوگا، جس کی نظیر فقہائے کرام کا یہ بیان کردہ مسئلہ ہے کہ نابالغ بچے کو سونے کی انگوٹھی یا خالص ریشم کے کپڑے پہنانا گناہ ہے اور یہ گناہ پہنانے والے پر ہوگا۔

گدھی کے دودھ (Donkey milk) سے بنی وہ مصنوعات (products) جن کا استعمال کھانے پینے کے لئے نہیں، بلکہ ظاہرِ بدن پر لگانے کے لئے ہے، جیسے فیس ماسک، نائٹ کریم، چہرے سے کیل مہاسے، جھریاں، داغ دھبے مٹانے اور بعض جلدی امراض (skin diseases) کے لئے بنائی گئیں ہیں، ان کا ظاہرِ بدن پر استعمال کرنا بالکل جائز ہے، جس میں شرعا کوئی قباحت نہیں۔

سوال:

گدھی کا دودھ حرام ہے، تو اس کا بدن پر لگانا، جائز کیوں ہے؟

جواب:

حرمت اور نجاست دو جدا چیزیں ہیں، ایک دوسرے کو مستلزم نہیں، یعنی ایسا ضروری نہیں ہے کہ جو چیز کھانا حرام ہو، وہ ناپاک بھی ہو، جیسا کہ کتبِ فقہ میں اس کی بہت سی نظائر موجود ہیں، مثلا: افیون و چرس بقدرِ نشہ، زہر قاتل، حرام جانور کا ذبح شرعی کے بعد گوشت و دیگر اعضاء، مردہ جانور کے بال اور خشک ہڈیاں، حلال اونچے اڑنے والے پرندوں کی بیٹ اور زندہ جانور سے الگ کیا ہوا ایسا عضو کہ جس میں خون نہ ہو جیسے بال، ناخن وغیرہ ان سب کا کھانا حرام ہے، لیکن یہ نجس (ناپاک) نہیں ہیں، بلکہ پاک ہیں، یونہی گدھی کا دودھ پینا حرام ہے، لیکن یہ دودھ ناپاک نہیں، بلکہ پاک ہے، لہذا یہ دودھ جن پاک اشیاء میں شامل کیا جائے گا، وہ اشیاء بھی پاک ہی رہیں گی اور پاک چیز کا ظاہرِ بدن پر استعمال کرنا، جائز ہے۔

جزئیات بالترتیب درج ذیل ہیں:

گدھے کے حرام ہونے کے متعلق صحیح البخاری میں ہے: "عن جابر بن عبد اللہ قال: نھی النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جنگِ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (صحیح البخاری، ج 7، ص 95، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

جانور کے دودھ کا حکم اس کے گوشت والا حکم ہونے کے متعلق دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے: "(لحم الأتان ولبنها) وهي أنثى الحمار الأهلي واللبن متولد من اللحم فصار مثله" ترجمہ: پالتو گدھی کا گوشت اور اس کا دودھ دونوں کھانا پینا، ناجائز ہیں اور "اتان" سے مراد پالتو گدھے کی مؤنث ہے، اور دودھ چونکہ گوشت سے پیدا ہوتا ہے، اس لیے وہ بھی گوشت کے حکم میں ہے۔

(دُررالحکام شرح غررالحکام، جلد1، صفحہ 310، مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیۃ)

تبیین الحقائق میں ہے: "(کرہ لبن الأتان) لان اللبن متولد من اللحم فصار مثله" ترجمہ: گدھی کا دودھ مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے، اس لیے وہ بھی گوشت کے حکم میں ہے۔ (تبیین الحقائق، ج6، ص10، مطبوعہ دارالکتاب الاسلامی)

مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر میں ہے: "(ولا یحل شرب لبن الأتان) بالفتح هي أنثى الحمر الأهلية لكون اللبن متولدا من لحم فيأخذ حكمه" ترجمہ: گدھی کا دودھ پینا جائز نہیں اور "أتان" سے مراد پالتو گدھے کی مؤنث ہے، اور دودھ چونکہ گوشت سے پیدا ہوتا ہے، اس لیے وہ بھی گوشت کے حکم میں ہے۔ (مجمع الانہر، ج2، ص526، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "اما الحمار الاهلي فلحمه حرام و كذلك لبنه و شحمه" یعنی پالتو گدھے کا گوشت حرام ہے، اسی طرح گدھی کا دودھ اور چربی بھی حرام ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج05، ص290، مطبوعہ کوئٹہ)

حرام اشیاء کو بطورِ دوا کھانے کے ناجائز ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن الله أنزل الداء و الدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کے لئے دوا رکھی ہے، لہٰذا ان دواؤں سے علاج کرو، لیکن حرام چیزوں سے بچو۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھۃ، ج02، ص174، مطبوعہ لاہور)

معجم کبیر، صحیح ابن حبان، مستدرکِ حاکم، سننِ کبریٰ اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للاوّل: حضرت امّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی، تو میں اس کے لیے ایک کوزے میں نبیذ بنا رہی تھی، تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اس حال میں کہ نبیذ ابھی اُبل رہی تھی، تو فرمایا: یہ کیا ہے، میں نے عرض کی کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی ہے میں اس کے لیے نبیذ اُبال رہی ہوں، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "إن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم" ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے تمہارے لیے ان چیزوں میں شفا نہیں رکھی جن کو تم پر حرام فرمایا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، مسند النساء، حسان بن المخارق عن ام سلمہ، 23، ص326، مطبوعہ القاھرہ)

محیط برہانی، بحر الرائق، تبیین الحقائق، فتاوی خانیہ، ہندیہ اور درمختار وغیرھا کتب اسفار میں ہے: واللفظ للدر المختار "لا یجوز التداوی بالمحرم فی ظاهر المذهب" ترجمہ: حرام چیز کے ساتھ علاج حرام ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج04، ص390، مطبوعہ کوئٹہ)

گدھی کا دودھ بطورِ دوا پینے کے ناجائز ہونے کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: "لبن الأتان حرام، والاستشفاء بالحرام حرام" ترجمہ: گدھی کا دودھ پینا حرام ہے اور حرام سے شفاء حاصل کرنا بھی حرام ہے۔ (محیط برہانی، ج 5، ص 373، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "تکرہ البان الاتان للمریض وغیرہ وکذلک لحومھا وکذلک التداوی بکل حرام" ترجمہ: مریض کے لیے گدھی کا دودھ اور گوشت دونوں مکروہ تحریمی ہیں یونہی حرام کو بطورِ دوا استعمال کرنا حرام ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 05، ص 355، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی اعظم ہند، مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1402ھ/1981ء) لکھتے ہیں: "مادہ خر (گدھی) کا دودھ جائز نہیں، حرام میں شفاء نہیں۔" (فتاوی مصطفویہ، ج 5، ص 348، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی، ھند)

نابالغ بچوں کو حرام پلانے کے ناجائز و گناہ ہونے کے بارے میں الدر المنتقی میں ہے: "وکرہ الباس الصبی ذھبا أو حریرا فان ما حرم لبسہ وشربہ حرم الباسہ واشرابہ" ترجمہ: اور بچے کو سونا یا ریشم پہنانا مکروہ ہے، کیونکہ جس چیز کا پہننا اور پینا حرام ہے، اس کو پہنانا اور پلانا بھی حرام ہے۔ (الدر المنتقی، کتاب الکراھیۃ، ج 04، ص 198، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

گناہ پلانے والے پر ہونے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "وما یکرہ للرجال لبسہ یکرہ للغلمان والصبیان لان النص حرم الذھب والحریر علی ذکور أمتہ بلا قید البلوغ والحریۃ والاثم علی من ألبسھم لأنا أمرنا بحفظھم" ترجمہ: اور جس کا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے اس کا پہننا بچوں کے لئے بھی مکروہ ہے کیونکہ حدیث نے سونے اور ریشم کو اس امت کے مردوں پر بالغ اور آزاد کی قید کے بغیر حرام کردیا ہے، اور گناہ اس شخص پر ہے جس نے نابالغ بچوں کو پہنایا، کیونکہ ہمیں ان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع، ج 05، ص 331، مطبوعہ کوئٹہ)

گدھی کا دودھ حرام ہونے کے باوجود پاک ہونے کے متعلق منحۃ السلوک میں ہے: "أما لبن الحمار: فقد نص أنہ طاھر وفي شرح الجامع الصغیر لفخر الاسلام: أن لبن الأتان طاھر ولا یؤکل" ترجمہ: بہر حال گدھی کا دودھ، تو اس کے متعلق صراحت ہے کہ یہ پاک ہے اور امام فخر الاسلام کی شرح جامع صغیر میں ہے کہ گدھی کا دودھ پاک تو ہے، لیکن کھانا پینا جائز نہیں۔ (منحۃ السلوک، جلد 1، صفحہ 51، مطبوعہ قطر)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "الصحیح ان لبن الاتان طاھر کذا فی التبیین وھکذا فی منیۃ المصلی وھو الاصح کذا فی الھدایۃ ولا یؤکل، کذا فی النھایۃ والخلاصۃ" ترجمہ: صحیح قول کے مطابق گدھی کا دودھ پاک ہے، ایسا ہی تبیین میں ہے اور اسی طرح منیۃ المصلی میں ہے کہ یہی زیادہ صحیح قول ہے، اسی طرح ہدایہ میں ہے، البتہ اس کو کھانا پینا جائز نہیں، ایسا ہی نہایہ و خلاصہ میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ج 01، ص 46، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

افیون، چرس بقدرِ نشہ اور مہلک زہر کے حرام ہونے کے باوجود پاک ہونے کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "أما الجامدات فلا يحرم منها الا الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر۔" ترجمہ: جامد نشہ (افیون، چرس وغیرہ) آور چیزوں کی کثیر مقدار ہی حرام ہوتی ہے۔ اوراس کے حرام ہونے سے اِس کا نجس ہونا لازم نہیں آتا، جیسے مہلک زہر کہ وہ حرام ہونے کے باوجود پاک ہے۔ (ردالمحتار، ج 10، کتاب الاشربۃ، ص 44، مطبوعہ کوئٹہ)

خنزیر کے علاوہ دیگر حرام جانوروں کے اعضاء ذبح شرعی کے بعد پاک ہونے کے متعلق اختیار لتعلیل المختار میں ہے: "إذا ذبح ما لا يؤكل لحمه طهر جلده ولحمه إلا الخنزير والآدمي فإن الذكاة لا تعمل فيهما، لأن الذكاة تزيل الرطوبات وتخرج الدماء السائلة، وهي المنجسة لا ذات اللحم والجلد فيطهر كما في الدباغ۔" ترجمہ: جب غیر ماکول اللحم کو ذبح کیا جائے تو اُس کی جلد اور گوشت دونوں پاک ہوجاتے ہیں، سوائے خنزیر اور آدمی کے، کہ اِن میں ذبح کرنا بصورتِ طہارت مؤثر نہیں۔ (غیر ماکول اللحم) کے پاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ذبح شرعی رطوبتوں کو زائل کردیتا اور بہنے والے خون کو خارج کردیتا ہے اور یہی نجس ہوتا ہے، گوشت اور جلد نجس نہیں ہوتی، لہٰذا وہ پاک ہوجاتی ہے، جیسا کہ دباغت کا مسئلہ ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، ج 5، ص 15، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

مردار کے بال اور خشک ہڈیوں کے حرام ہونے کے باوجود پاک ہونے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: "أما عظم الميتة وعصبها ---فيجوز بيعها، والانتفاع بها---بناء على أن هذه الأشياء طاهرة عندنا۔" ترجمہ: مردار کی (خشک) ہڈی، پٹھے وغیرہا کی خرید و فروخت جائز ہے اور اُن سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں ہم احناف کے نزدیک پاک ہیں۔ (بدائع الصنائع، ج 6، کتاب البیوع، ص 557، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حلال پرندوں کی بیٹ کھانے کے حرام ہونے کے باوجود پاک ہونے کے متعلق اسی میں ہے: "ما يؤكل لحمه، كالحمام، والعصفور، والعقعق، ونحوها، وخرؤها طاهر، عندنا۔" ترجمہ: وہ پرندے کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، جیسا کہ کبوتر، چڑیا، عَقعق (کوے کی ایک خاص قسم) یا اِن کے علاوہ دیگر حلال پرندے، اُن کی بیٹ ہمارے نزدیک پاک ہے۔ (بدائع الصنائع، ج 1، ص 366، مطبوعہ کوئٹہ)

زندہ جانور سے الگ کیا ہوا ایسا عضو کہ جس میں خون نہ ہو جیسے بال، ناخن وغیرہ ان کے کھانے کے حرام ہونے کے باوجود پاک ہونے کے متعلق بحر الرائق میں ہے: "إن كان المبان جزءا فيه دم كاليد والأذن والأنف ونحوها، فهو نجس بالإجماع، وإن لم يكن فيه دم كالشعر والصوف والظفر، فهو طاهر عندنا۔" ترجمہ: زندہ سے جدا کردہ جز میں اگر خون ہو، مثلاً ہاتھ، کان، ناک وغیرہا تو وہ جدا کردہ عضو بالاجماع نجس ہے اور اگر اُس میں خون نہ ہو، مثلاً بال، اون اور ناخن تو وہ ہمارے نزدیک پاک ہے۔ (بحر الرائق، ج 1، ص 113، مطبوعہ دار الکتاب السلامی)

حرام، لیکن پاک چیز کے ظاہرِ بدن پر استعمال کرنے کے حکم کے بارے میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں : ”شراب حرام بھی ہے اور نجس بھی، اس کا خارج بدن پر بھی لگانا، جائز نہیں، اور افیون حرام ہے نجس نہیں، خارج بدن پر اس کا استعمال جائز ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج24، ص198، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-10039

تاریخ اجراء : 02 محرم الحرام 1447ھ / 18 اپریل 2026ء